برما، اراکان اور روہنگیا کا مختصر تعارف

روہنگیا مسلمانوں کا قصہ درد والم اور عالمِ اسلام سے اپیل

(دوسرا و آخری حصہ)

مولانا نور البشر محمد نور الحق

جون 2012ء کا المیہ:

جون 2012ء میں چند مسلمانوں کے دردناک قتل سے شروع ہونے والا فساد اس حد تک پہنچ گیا کہ سارے اراکانی مسلمان پوری دنیا میں تتر بتر ہو کر رہ گئے، انسانیت سسک اٹھی، ان کے ساتھ ہر قسم کا ظلم روا رکھا گیا، ذیل میں اس ظلم وستم کی ایک مختصر فہرست دی جا رہی ہے:

1......1982ء میں صدیوں سے آباد جدی پشتی باشندوں کی شہریت منسوخ کر کے غیر قانونی تارکین وطن قرار دے دیا گیا۔

آج کی مہذب دنیا میں اتنی بڑی قوم کی اور وہ بھی اتنی بڑی تعداد میں اپنے ہی وطن میں "بے وطن" (stateless) ہونے کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

2......ان کے گھر بار کو جلایا گیا، بعض علاقے مکمل طور پر صفحۂ ہستی سے مٹا دیے گئے۔

3......ان کے کھیت کھلیان جلا کر خاکستر کر دیے گئے۔

4......ان کی دکانیں ساز وسامان سمیت آگ میں جلا دی گئیں۔

5......ان کے مدارس اور تعلیمی ادارے بند کر دئے گئے، اس طرح ان کے لئے تعلیم کے دروازے بند ہو گئے۔

6......ان پر مسجدوں میں باجماعت نمازیں پڑھنے کی پابندی لگا دی گئی اور مساجد پر تالے ڈال دیے گئے۔

7......مسلمانوں پر حج کرنے کے لئے اور اس کے لیے سفر کی پابندی عائد کر دی گئی۔

8......قربانی پر پابندی عائد کر دی گئی۔

9......مسلمانوں کی جائیدادیں ان سے چھین کر مگھ اور برمی بدھسٹوں کو دی جا رہی ہیں۔

10......مسلمانوں کی بستیوں کو تاراج کر کے ان کو کیمپوں میں پہنچایا جا رہا ہے اور ان کی بستیوں میں غیر مسلموں کو بسایا جا رہا ہے۔

11......اراکان میں صنعتوں، ملوں اور فیکٹریوں کا کوئی تصور نہیں، وہاں غالب ذریعہ معاش کھیتی باڑی اور معمولی دکانداری ہے، لیکن چونکہ مسلمانوں سے ان کی زمینیں اور جائیدادیں چھین لی گئیں، اس لئے کھیتی باڑی سے محروم ہو گئے اور پھر ان پر ایک علاقہ سے دوسرے علاقے تک جانے آنے کی پابندیاں ہیں، اس لئے دکانوں کے معمولی سامانوں کے حصول کے لئے بھی وہ مگھ بدھسٹوں کے محتاج ہیں، اس لئے عملاً ان کا ذریعہ معاش بھی ختم ہو کر رہ گیا ہے۔

12......مسلمانوں پر اپنے مکانات اور رہائش گاہوں کی مرمت واصلاح کی پابندی ہے۔

13......مسلمانوں پر شادی بیاہ کے سلسلے میں شرمناک قدغنیں ہیں۔

14......مسلمانوں پر دو سے زیادہ بچوں کی پیدائش پر پابندی ہے۔

15......کوئی مسلمان اپنے علاقہ سے دوسرے علاقہ کی طرف بغیر پرمٹ کے نہیں جاسکتا اور نہ ہی وہاں رات گزار سکتا ہے حتی کہ ایک بیٹی اپنے میکے آکر رات نہیں گزار سکتی۔

16......علماء کے ایسے دشمن ہیں کہ وہ کرتا پہن کر ادھر سے ادھر نہیں جاسکتے، چنانچہ ایسے موقع پر وہ صرف بنیان اور لنگی پہن کر چلت پھرت کی کوشش کرتے ہیں۔

17......مسلمانوں کے قبرستانوں کو ان کے آباء واجداد کے آثار مٹا ڈالنے کی غرض سے تھانوں اور کچہریوں میں تبدیل کر رہے ہیں۔

18......مسلمانوں کے تاریخی آگار مٹانے کی غرض سے اراکان کا نام ''رکھائن'' اور اکیاب کا نام ''سیٹوے'' سے تبدیل کیا گیا۔

اب تک مسلمانوں کو ووٹ دینے کا حق بھی دیا جاتا رہا ہے اور بطور امیدوار پارلیمنٹ کے انتخابات میں حصہ لینے کا حق ملتا رہا، لیکن حالیہ انتخابات 2015ء جس میں آنگ سان سوچی کی پارٹی کامیاب ہو کر حکومت بنا چکی، اس میں مسلمانوں پر نہ صرف بطور امیدوار کھڑے ہونے کی پابندی لگا دی گئی، بلکہ کسی بھی مسلمان کو ووٹ کاسٹ کرنے کا حق بھی نہیں دیا گیا۔

19......بے گھر اور خانماں برباد لوگوں نے اپنی جانیں بچا کر کشتیوں میں سوار ہو کر بنگلہ دیش میں پناہ لینے کی کوشش کی تو وہاں کی حکومت نے انہیں پناہ دینے کے بجائے دوبارہ سمندر میں دھکیل دیا، جس کے نتیجہ میں ہزاروں افراد مچھلیوں کی خوراک بن گئے۔

20......ذرائع ابلاغ کی پہنچ اور ان کی دُہائی کے بعد معمولی عالمی دباؤ آیا تو عمومی فساد رک گیا، لیکن بے گھر اور بے

سہارا افراد کے لیے نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن، ان کو ایسے کیمپوں میں بسادیا گیا ہے جن میں کسی قسم کی بنیادی سہولت نہیں، برما کے سابق صدر جنرل تھین سین نے نہایت ڈھٹائی سے اور بے شرمی سے بیان دیا کہ یہ روہنگیا برما کے باشندے نہیں ہیں، ان کو ہم کیمپوں ہی میں رکھیں گے اگر کسی کے دل میں درد ہو تو وہ ان کو اپنے ہاں لے جا کر آباد کرائے۔

21......جن لوگوں کے مکانات ابھی باقی ہیں وہ برائے نام اپنے گھروں میں تو ہیں، لیکن ان کے سروں پہ چوبیس گھنٹے ننگی تلوار لٹکتی رہتی ہے، کوئی دن ایسا نہیں گزرتا اور کوئی رات ایسی نہیں گزرتی ہو کہ ان میں کسی ایک یا چند گھروں پر قیامت نہ بیتتی ہو، برمی فوج کے اہلکار گھروں میں دھاوا بول دیتے ہیں اور پھر چار دیواری کے تقدس کا پامال کرتے ہوئے مردوں کو گرفتار کر لیتے ہیں، عورتوں کی عصمت دری کرتے ہیں، بچوں اور بوڑھوں تک کو نہیں بخشتے۔
کبھی اسلحہ کی تلاشی کے بہانے پورے گھر کو کھود ڈالتے ہیں اور کبھی موبائل رکھنے کے ناکردہ جرم پر لاکھوں کیات (برمی کرنسی) کا جرمانہ عائد کرتے ہیں اور قید و بند کی صعوبتوں میں ڈال دیتے ہیں۔

آئے دن لوگوں کو فوجی کیمپوں میں پکڑ کے لے جاتے ہیں اور وہاں ان سے بیگار لیتے ہیں پھر ان کو معاوضہ تو در کنار، بھوکا پیاسا چھوڑ دیتے ہیں۔

22......ظلم وستم کے یہ شکار مشقتوں اور خوف وہراس کے اس ماحول سے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں تو ان کے لیے سوائے سمندر کے راستے کے اور کوئی راستہ نہیں رکھا گیا، چنانچہ سمندر کی طرف جانے اور کشتیوں کے ذریعہ نقل مکانی کرنے کے لیے بھی انہیں پولیس اہلکاروں سے لے کر ایجنٹوں، دلالوں اور اسمگلروں تک کو رشوت دینے کی ضرورت پڑتی ہے۔

پھر جن ''خوش نصیبوں'' کو اس طرح کشتی میں جگہ مل جاتی ہے، ان کی کیفیت یہ بیان کی جاتی ہے کہ جس طرح لکڑیوں اور تختوں کی تہبی لگائی جاتی ہے اس طرح ان ''انسانوں'' کی جن میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور بچے بھی، ان کی بھی تھپی لگائی جاتی ہے۔ چنانچہ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کے ساتھ ان کو بیچ سمندر میں لے جا کر بڑے جہاز میں سوار کرایا جاتا ہے، یہاں سے گویا اب یہ انسانی اسمگلروں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔ چنانچہ ان کو ٹھونس کر تھائی لینڈ کے غیر آباد جزائر کی طرف لے جایا جاتا ہے اور وہاں کے جنگلات اور غاروں میں ان اسمگلروں کے مراکز بنے ہوئے ہیں، وہاں لے جا کر ان کو مارا پیٹا جاتا ہے، ان کے عزیز واقارب جو مختلف ملکوں میں بسے ہوئے ہوتے ہیں ان کے فون نمبر پہ کال کر کے ان کے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی جاتی ہیں اور ان کے ذریعہ ان سے بھاری رقوم کا مطالبہ ہوتا ہے۔ اس طرح بعض خوش نصیب رہائی پا جاتے اور اکثر ان کے غلام باندی کی حیثیت سے

رہ جاتے ہیں، ان کو زنجیروں میں باندھ کر رکھا جاتا ہے اور ان کی عورتوں کی عصمت دری کیجاتی ہے جس کی ویڈیو بنا کر پوری دنیا میں مسلمانوں کی غیرتوں کو للکارا جاتا ہے۔ بہت سے لوگ ان کی قید میں مر جاتے ہیں بلکہ مار دیئے جاتے ہیں جن کی اجتماعی قبریں بھی دریافت ہو چکی ہیں۔

23...... بہت سے خوش نصیب وہ بھی ہیں جو کسی طرح تھائی لینڈ کی سرزمین پر پہنچنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، اسی طرح بعض ملائیشیا اور بعض انڈونیشیا تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں، لیکن ان کے لئے وہاں ایک نئے عذاب کا سلسلہ منتظر ہوتا ہے، کیوں کہ ان کو وہاں پناہ گزین کی حیثیت کے بجائے غیر قانونی تارکین وطن کی حیثیت سے جیلوں میں رکھا جاتا ہے، یہ وہ لوگ ہیں جن میں ہر ایک پہلے ہی سے مصیبتوں کا مارا ہوا ہوتا ہے، ان کی فیملی کے کسی نہ کسی فرد کو یا کئی کئی افراد کو بدھسٹوں نے مار دیا ہوتا ہے، اور وہ خود سمندروں کی بے رحم موجوں سے لڑتے ہوئے کسی طرح اپنی جانیں بچا کر وہاں پہنچتے ہیں تو وہاں ان کے لئے جیل اور قید و بند کی صعوبتیں منتظر ہوتی ہیں، ان کی اَشک شوئی کے لئے کوئی نہیں ہوتا۔

24...... حال ہی میں عالمی ذرائع ابلاغ نے یہ انکشاف کیا کہ ہزاروں کی تعداد میں (جن کی تعداد تقریباً ستائیس ہزار بتائی جاتی ہے) روہنگیا مسلمان مختلف چھوٹی بڑی کشتیوں میں سمندر کے بیچوں بیچ سرگرداں ہیں کہ ان کو کوئی ملک قبول کرنے کو تیار نہیں، ان میں بوڑھے بھی ہیں جوان بھی، عورتیں بھی ہیں اور بچے بھی، سوشل میڈیا کے توسط سے ان کی گریہ وزاری آہ و بکا لوگوں کی سماعتوں سے ٹکرائی جو عرش الٰہی کو تھرا دینے کے لئے کافی تھی۔

اس حالت میں بھی سنگدل ایجنٹوں نے کتنے ہی جوانوں اور بوڑھوں کو سمندر برد کیا، کتنی ہی عورتوں کی عصمتوں کو پامال کیا۔ یہ وہ تمام حالات تھے جو جون 2012ء سے اکتوبر 2016ء تک پیش آئے۔

اکتوبر 2016ء کا المیہ:

9/ اکتوبر 2016ء کو ظلم وستم کی ایک عجیب لہر اٹھی اور اس ظلم وستم نے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ ڈالے، بنگلہ دیش کی سرحد پہلے سے بند تھی اور اب یہ نہتے مسلمان بوڑھے جوان، مرد، عورتیں اور معصوم، بلکہ نومولود بچے برمی ملٹری اور پولیس کے شکار ہیں، ان کمزوروں کا شکار ان ظالموں کا مرغوب ترین مشغلہ ہے، جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

برمی بدھسٹ فوج، پولیس اور مگھ دہشت گردوں اور ویراٹھو نامی فرعون نما بدھ بھکشو اور ان کے ہمنواؤں کے آئے روز ظلم وستم سے تنگ آکر چند غیرت مند لوگوں نے ایک پولیس چوکی پر حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں وقتی طور پر یہ بھاگ گئے، تاہم اس کے بعد ظلم وستم نے ایک نئی تاریخ رقم کر دی: ☆...... مسلمانوں کے علاقوں کا محاصرہ کیا گیا۔

☆...... گھر گھر کی تلاشی لی گئی۔

☆......حکم دیا گیا کہ گھروں کے اردگرد جو چٹائیوں کی دیواریں ہیں، وہ سب گرادیں۔
☆......تلاشی کے دوران اگر گھر میں مرد ملتے تو انہیں گرفتار کر کے لے جاتے اور پھر مار ڈالتے، اس لئے عموماً گھر کے مرد حضرات گرفتاری کے ڈر سے پہاڑوں اور جنگلوں کا راستہ لیتے ہیں اور عورتیں رہ جاتی ہیں، یہ برمی ملٹری ان خواتین کی عصمت دری کرنے، بلکہ ان کو جان سے مار ڈالنے سے بھی دریغ نہیں کرتی۔ حد یہ کہ چھوٹی چھوٹی نابالغ بچیوں کے ساتھ درندگی کا مظاہرہ کیا گیا۔
پورے پورے علاقے کو آگ لگا کر خاکستر کر دیا، ان جلائے جانے والے علاقوں میں ناکھورہ، دودائنگ، وابک، بڑا گوزوبیل، چھوٹا گوزہ بیل، باگ گونہ، دونسے، کیاری پرانک شامل ہیں۔
☆......مسلمانوں کی دکانیں جلادی گئیں، توڑ پھوڑ کر کے سب کچھ برباد کر دیا گیا۔
☆......کھیتی باڑی کے لئے نکلنا تو درکنا، فصل کاٹنا ناممکن بنادیا گیا۔
☆......گھر میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہ ہونے کے باعث قریبی دریا یا تالاب میں مچھلی کے لئے جانے والوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا۔
☆......گن شپ ہیلی کاپٹر کے ذریعے بستیوں کی پوری پوری آبادی کو ہلاک کیا گیا۔
☆......آگ جلانے کی وجہ سے جان بچا کر نکلنے والی خواتین اور ان کے بچوں کو آگ میں پھینکا گیا۔
☆......بعض خواتین کی گود سے بچوں کو چھین کر آگ میں ڈال کر بھسم کر دیا۔
☆......عالم دین کو دیکھتے ہی ان کی داڑھی مونڈ دیتے اور پھر ذبح کر دیتے ہیں

نومبر 2016 کے اوائل میں "یو این او" کے اعلی سطحی وفد نے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا، برمی حکومت نے اول تو مسلمانوں کو وفد سے ملاقات سے روکنے کی کوشش کی، بلکہ کچھ مگھ بدھسٹوں کو مسلمان ظاہر کر کے ملوادیا اور ان سے کسی قسم کا ظلم نہ ہونے کا بیان دلوایا۔ تاہم مسلمانوں نے اس سازش کو جان پر کھیل کر ختم کیا اور بڑی تگ ودود کے بعد وفد سے ملاقات کی اور درست صورت حال سے آگاہ کیا۔ مگر وفد کے جاتے ہی ظلم وستم میں مزید اضافہ ہو گیا۔

اگست 2017ء کا المیہ:

25 اگست 2017 سے یومیہ 1000 مسلمان شہید ہوئے۔ اور یکم ستمبر جمعہ کے دن تک 5000 مسلمان شہید ہوئے۔ جان بچانے کے لئے نکلنے والے معصوم بچوں، بچیوں، بوڑھوں اور علماء کرام کو بے دردی سے شہید کیا گیا، ڈنڈے مار مار کر مار ڈالنا، گھروں کو جلا کر خاکستر کر دینا، بلڈوزر چلا کر نام ونشان کو مٹا ڈالنے کی کوشش کرنا معمولی بات ہے۔ ایک سو پچاس سالہ معمر عالم دین محدث فقیہ مولانا احمد حسین کو بے دردی کے

ساتھ قتل کر کے شہید کیا گیا۔

جان بچانے والے بچے بوڑھے جوان دریاؤں کے کنارے جنگلات میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر پناہ لینے کی کوشش کر رہے ہیں، جہاں خوفناک قسم کے درندوں کے ساتھ ساتھ جونک، مچھر اور ہر قسم کے حشرات الارض کی بہتات ہے۔کھانے پینے کا سامان نہ ہونے کی وجہ سے بڑے لوگ درخت کے پتے چبانے پر مجبور ہیں اور بچے بلک بلک کر ماؤں کی گودوں میں جان دے رہے ہیں، دوسری طرف بنگلہ دیش تک پہنچنے کے راستے میں دیگر آفات کے علاوہ بدھ بھکشوؤں کی صورت میں دہشت گردوں کی ٹولیاں، برمی حکومت کی پولیس اور فوج کی پوری فورس اپنی پوری توانائی کے ساتھ ان نہتے اور بے سہاروں کو تہ تیغ کرنے کے درپے ہیں، کتنے ہی سمندر اور دریاؤں میں مچھلیوں کی خوراک بن رہے ہیں اور کتنے ہی ظالموں اور سفاکوں کی درندگی کا شکار ہو رہے ہیں۔

اولا ایسی جگہوں سے کسی کے ساتھ رابطہ نہیں ہوتا اور اگر رابطہ ہو بھی جائے تو وہ دردناک منظر سامنے آتا ہے کہ کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے۔

مطالبات اور اپیل:

ان تمام حالات کے پیش نظر رکھتے ہوئے ہمارا مطالبہ ہے کہ:

1۔میانمار حکومت اور اسکی بھرپور حمایت کے ساتھ وہاں کی فوج، پولیس، عوام، بدھ بھکشو اور دہشت گرد تنظیمیں روہنگیا مسلمانوں کی نسل کشی کے درپے ہیں، لہذا ان کی نسل کشی بند کی جائے اور اس سلسلے میں اقوام متحدہ اپنا کردار ادا کرے اور فوری طور پر وہاں اپنی امن فوج بھیجے، وہاں کے بچے کھچے مسلمانوں کو تحفظ فراہم کرے اور ان کی فوری آبادکاری کا انتظام کر کے زندگی کی تمام تر بنیادی ضروریات وسہولیات انہیں بہم پہنچائی جائیں۔

2۔عالم اسلام بلکہ پورے عالم کے انسان دوست ممالک سے مطالبہ ہے کہ وہ فوری طور پر برما/میانمار کی حکومت پر سفارتی اور اخلاقی دباؤ ڈالے تاکہ وہ انسانیت کش حرکتوں سے باز آئے۔روہنگیا مسلمانوں کو ان کی شہریت سے محروم کرنے والے انسانیت سوز اور ظالمانہ قانون کو ختم کرے اور ان کی شہریت اور حقوق کو بحال کرے۔

3۔رابطہ عالم اسلامی، مؤتمر عالم اسلامی اور او، آئی، سی نمائشی قراردادوں اور جذباتی بیانات داغنے کی بجائے فوری طور پر مؤثر اور عملی قدم اٹھائیں۔

4۔آسیان ممالک کی تنظیم اپنا کردار ادا کرے۔

5۔پڑوس میں واقع بنگلہ دیش، بھارت اور چائنا اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کریں، اور برما میں نسل کشی کے گھناؤنے اقدامات کی روک تھام کریں۔

6۔صدرمملکت، وزیراعظم پاکستان، وزیرخارجہ، وزیردفاع اور دیگر اربابِ اختیار سے بھی اپیل ہے کہ وہ اس سلسلے میں قائدانہ کردار ادا کریں۔

7۔روہنگیا مسلمانوں کے وہ افراد جو ہجرت کر کے تھائی لینڈ، سری لنکا، بھارت، ملائشیا اور انڈونیشیا پہنچ چکے ہیں، ان کو جیلوں اور حراستی مراکز میں ٹھوس کر رکھنے کے بجائے انہیں آزاد فضا میں سانس لینے کا موقع دیا جائے اور ان کو ان متعلقہ ممالک میں ''ریفیوجی'' کی حیثیت سے تسلیم کیا جائے اور ان کو انٹرنیشنل لاء کے مطابق ریفیوجیز کے جتنے حقوق ہیں وہ ان کو فراہم کئے جائیں، خاص طور پر بنیادی حقوق تعلیم اور صحت اور آزادانہ نقل وحرکت کی سہولیات کی فراہمی یقینی بنائی جائیں۔

8۔بنگلہ دیش میں موجود رجسٹرڈ اور نان رجسٹرڈ تمام ریفیوجیز کے ساتھ کیمپوں میں جو غیرانسانی سلوک روا رکھا جا رہا ہے، اس سلسلہ کو بند کیا جائے اور انہیں عزت کے ساتھ رہنے بسنے کی آزادی دی جائے، انہیں تعلیم کے مواقع فراہم کئے جائیں اور ان کو صحت اور علاج ومعالجہ کی بھرپور سہولتیں دی جائیں اور عالمی تنظیموں کو ان تک براہ راست رسائی دی جائے۔

9۔رنگون اور اراکیاب مین او آئی سی یا معتبر عالم اسلامی کا باقاعدہ دفتر کھولا جائے تاکہ عالم اسلام کے ذمہ داران روہنگیا مسلمانوں کے حالات سے کما حقہ واقف رہ سکیں۔

10۔جن ایجنٹوں، دلالوں اور انسانی اسمگلروں نے انسانیت سوز اور شرمناک حرکتیں شروع کر رکھی ہیں ان کو کیفرکردار تک پہنچایا جائے۔

11۔برمی حکومت کے تعاون نہ کرنے کی صورت میں اس کا اکنامک بائیکاٹ کیا جائے اور اسے نشان عبرت بنایا جائے۔

12۔برما کی جمہوریت کے چمپئن نوبل انعام یافتہ سیاست دان ''آنگ سانگ سوچی'' سے اب تک امید باندھی گئی تھی کہ یہ جمہوریت پر یقین رکھنے والی اور جمہوریت کے لئے جدوجہد کرنے والی انصاف پسند لیڈر ہیں، اس لئے ان کی پارٹی ''این ایل ڈی'' برسراقتدار آنے کے بعد مسلمانوں کی ضرور اشک شوئی کرے گی اور مسلمانوں کو محرومیوں کا ازالہ کرے گی، لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شد! چنانچہ آنگ سان سوچی نے برسراقتدار آنے کے بعد اب تک روہنگیا مسلمانوں کے تحفظ کے سلسلہ میں کردار تو کیا! الٹا زخموں پر نمک پاشی کا کام کیا، معمولی اقتدار کی ہوس کی خاطر روہنگیا مسلمانوں کی نسل کشی سے اپنی آنکھیں بند رکھی ہیں، ان سے امن نوبل لے لیا جائے اور ان کو عبرت کا نشان بنایا جائے۔

13۔ان تمام فتنوں اور فساد کی اہم جڑ وہاں کے متعصب بدھ بھکشو ہیں، خاص طور پر 969 کا سربراہ ویراٹھو کا کردار انتہائی گھناؤنا اور عالمی برادری کے لئے نہایت قابل نفرین رہا ہے، اس تنظیم کو دہشت گرد قرار دے کر اس کے ذمہ داروں کو کٹہرے میں لایا جائے اور جنگی جرائم کے تحت مقدمہ چلایا جائے۔

14۔ پاکستان، سعودی عرب، ملائشیا، اور انڈونیشیا کی اعلیٰ ترین سطح پر کمیٹی تشکیل دی جائے جو روہنگیا مسلمانوں کی اراکان کے اندر آبادکاری اور ان کے تحفظ کا انتظام کرے اور جتنے روہنگیا مسلمان مختلف ممالک میں دربدر ہو چکے ہیں ان کو بنیادی حقوق فراہم کرنے کا اہتمام کرے۔

15۔ پاکستان کی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتیں روہنگیا مسلمانوں کے تحفظ کے ایجنڈے کو اپنے بنیادی پروگراموں میں مقدم رکھیں اور ترجیحی بنیادوں پر اس معاملہ کو حل کرنے کی کوشش کریں۔

16۔ پاکستان کی تمام مؤثر شخصیات سے خواہ وہ سیاسی ہوں یا مذہبی ہوں انسانیت کی بنیاد پر اپیل ہے کہ روہنگیا کے مسلمانوں کے دکھ اور مصائب کے ازالہ کے سلسلے میں اپنا کردار ضرور ادا کریں۔

17۔تمام سیاسی جماعتیں، نیز با اثر شخصیات اور مقتدر علماء کرام ایک ایسی مشترکہ کمیٹی تشکیل دیں جو روہنگیا مسلمانوں کے اراکان کے اندر تحفظ اور دیگر حقوقِ شہریت کی بہم رسانی کو یقینی بنائے نیز اراکان سے نکل کر پناہ گزینی کی زندگی گزارنے پر مجبور لوگوں کو ''ریفیوجی'' کے حقوق دلائے۔

18۔صحافی برادری خواہ ان کا تعلق پرنٹ میڈیا سے ہو یا الیکٹرونک میڈیا سے، اسی طرح سوشل میڈیا سے متعلق ہر ہر فرد سے گذارش ہے کہ خدارا موجودہ دور کے اس عظیم انسانی المیے کو نظر انداز نہ ہونے دیں تاوقتیکہ ان مظلومین کو ان کا حق نہ مل جائے۔

19۔انسانی حقوق کی علم بردار شخصیات اور تنظیموں سے دردمندانہ اپیل ہے کہ آج ایک کتے بلی تک کے حقوق کے لئے عدالتوں کے دروازے کھٹکھٹانے سے دریغ نہیں کیا جاتا، خدارا! اس صدی کی اس عظیم انسانی ٹریجڈی کو سنجیدگی کے ساتھ اس طرح ٹریٹ کیجئے کہ ان بے سہارا اور بے خانماں انسانوں کو عزت کی زندگی گزارنے کا موقع مل سکے اور انسانیت کو آسودگی حاصل ہو۔

20۔تمام اہل خیر حضرات سے اپیل ہے کہ روہنگیا مسلمان جو اراکان میں پھنسے ہوئے ہیں اسی طرح مختلف ملکوں میں پناہ لے چکے ہیں ان کی خوراک، صحت اور تعلیم کا مؤثر انتظام کریں۔